



سوال

(186) صدقہ فطر ہر شخص پر فرض ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب "ہدایہ السلام" میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ عید الفطر اپنی جورو کی طرف سے ایک ہو یا چار ہوں اور بڑے لڑکے اور چھوٹے دو لہند لڑکے کی طرف سے مالک مکان پر واجب نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ (السائل: ابو محمد اکبر خان ڈاکٹر، ازدار پبلنگ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جورو کا صدقہ فطر شوہر پر واجب ہے جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، و امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، و بعض دیگر ائمہ کا مذہب ہے۔ فتح الباری (ص: 61، چھاپہ دہلی) میں ہے:

"قال مالک والشافعی واللیث واحمد واسحاق: تجب (صدقۃ الفطر) علی زوجہا"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، لیث رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ، اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ (عورت کا) صدقہ فطر اس کے خاوند کے ذمے واجب ہے اسی طرح جن لوگوں کا خرچ جس شخص پر واجب ہے ان کا صدقہ فطر بھی اسی شخص پر واجب ہے حدیث مذکور یہ ہے:

"حدیث ابن عمر قال ((فرض رسول اللہ زکاۃ الفطر من رمضان صاعاً من تمر أو صاعاً من شمر علی العبد الحر والاکر والاکثر والاکثر والاکثر من المسلمین)) (سنن دار قطنی ص: 200)

نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ہر غلام و آزاد مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض فرمایا اسی صفحہ میں اثر ذیل بھی ہے، جو حدیث مذکور کا مؤید ہے:

عن ابن عمر کان یطی صدقۃ الفطر عن جمع اہل صنیر کم وکثیر ہم من بول و عن رقیقہ و عن رقیقہ نساہ [1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے پروردہ افراد خانہ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرتے تھے، حتیٰ کہ اپنے غلام اور اپنی بیویوں کے غلام کی طرف سے بھی۔



اسی صفحہ میں ایک یہ حدیث بھی ہے :

قال: أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة الفطر عن الضعيف والكبير والنحر والفتيد من قومون [2]

راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیر کفالت چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔ "

یہ آخر الذکر حدیث اگرچہ مرفوعاً ضعیف ہے، جیسا کہ خود دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :

"رضه الطاسم، وليس بيتوي، والصواب موقوف" انتہی

قاسم نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور وہ قوی نہیں ہے جب کی صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ اس وجہ سے یہ بھی سابق حدیث کی تائید سے خالی نہیں ہے اور سابق حدیث کی مویدات اور بھی ہیں۔

[1] - سنن دار قطنی (2/141)

[2] - سنن دار قطنی (2/141) علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو تعدد طرق کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیں: ارواء الغلیل (3/321)

حدامہ عمدی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاة والصدقات، صفحہ: 366

محدث فتویٰ